34778-حج کے مطلوبہ آثار و مقاصد

سوال

میں نے بیت اللہ جانے والے حجاج کرام کا ٹیلی ویژن پر مشاہدہ کیا تو میرے اندر غم پریشانی متحرک ہوئی اور اس عظیم اجتماع کو دیکھتے ہوئے آنسو بہنے لگے ۔ ۔ کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا اور بہت بڑی کامیابی حاصل کرتا ۔ ۔
جناب والا میرا سوال یہ ہے کہ : کیا مسلمان اور اہل اسلام پر اس اجتماع کے کچھ اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں ؟ اور بیت اللہ کی طرف جانے والی حاجی سے کیا چیز مطلوب ہے اور اسے کیا یاد کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

ہم آپ کے اس اہتمام اور سوال کرنے پر بہت شکر گزار ہیں ، اور اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ حج کرنے والے شخص کے گناہ معاف فرمائے ، اور جس نے حج نہیں کیا اسے مرغوب چیز کا حصول ہو اور غلط اور ڈراونی چیز سے نجات ملے ۔ ۔ آمین ۔ ۔ آمین ۔

حج کے مقاصد بہت ہی عظیم ہیں اور اس کے اہداف بہت ہی قیمتی ہیں جن میں سے چند ایک آپ کے لیے ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں :

1–ابراہیم علیہ السلام سے لیکر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیاء کے ساتھ ربط اور تعلق اور حاجی کا مکہ مکرمہ کی حرمت کی تعظیم کرنا ، جب حاجی مشاعر مقدسہ میں حج کے اعمال ادا کرنے کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا رہا ہوتا ہے تو یہ یاد کرتا ہے کہ ان پاکیزہ علاقوں میں مطہرین انبیاء کرام بھی آیا جایا کرتے تھے ۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ : ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے مابین چلے اور ایک وادی میں سے گزرے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

یہ وادی کونسی ہے ؟ تو صحابہ کرام نے جواب دیا وادی ازرق ہے ، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

گویا کہ میں اللہ تعالی کے رسول موسی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں ۔ ۔ ۔ انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھی ہوئی ہیں اور اونچی آواز سے اللہ تعالی کے لیے تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر چل پڑے اور ایک گھاٹی پر پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ گھاٹی کونسی ہے ؟ تو لوگوں نے جواب دیا ھرشی یا لفت ہے ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنی سرخ اونٹنی پر سوار ہیں اور انہوں نے اونی جبہ زیب تن کر رکھا ہے اور ان کی اونٹنی کی لگام زم چھال کی ہے اس وادی سے تلبیہ کہتے ہوئے گزر رہے ہیں ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (214) ۔

2–لباس کی سفیدی اور صفائی باطنی طہارت اور دل کی صفائی اور رسالت اور منہج کی سفیدی کی طرف اشارہ ہے ، اور اس میں زینت کو ختم کرنا اور مسکنت فقیری کا اظہار اور موت کی یاد دہانی ہے کہ جب کفن کے مشابہ دو کپڑوں میں احرام باندھا جاتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ لگتا ہے کہ اللہ تعالی کے پاس جانے کی تیاری میں ہے ۔

3– میقات سے احرام باندھنا اللہ تعالی کی غلامی اور عبادت اوراس کی اطاعت وفرمانبرداری اوراس کی شریعت اور حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہے ، تواس طرح میقات سے احرام کے بغیر کوئی بھی تجاوز نہیں کرتا کیونکہ یہ اللہ تعالی کا حکم اور شرع ہے جواللہ تعالی نے مشروع کیا ہے ، اوراس میں وحدت امت اوراس کا نظم وضبط پایا جاتا ہے کہ میقات کی تحدید میں تفرقہ اوراختلاف نہ پایا جائے ۔

4– حج پہلے لحظہ سے ہی توحید کی علامت اورشعار ہے جسے حاجی اختیار کرلیتا ہے ۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

پھر توحید کا اعلان کرتے ہوئے تلبیہ اس طرح کہا :

لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک إن الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں ، تیرا کوئی شریک نہیں ، یقینا تعریفات تیری ہی ہیں اور نعمت اوربادشاہی بھی تیرے ہی لیے ، تیرا کوئی شریک نہیں ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (2137) ۔

آپ اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (21617) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں ۔

5– آخرت کی یاددھانی کہ جب لوگ ایک جگہ یعنی میدان عرفات وغیرہ میں جمع ہوتے ہیں توکسی میں بھی فضیلت نہیں ہوتی بلکہ وہ اس جگہ سب برابر ہوتے ہیں اورکسی کو بھی کسی پر فضلیت نہیں رہتی ۔

6– حج وحدت واجتماعیت کا شعاراورعلامت ہے جس میں سب لوگوں کا لباس بھی ایک جیسا اوران کے اعمال اورعلامات وشعائر بھی ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں اوران کا قبلہ اور جگھیں بھی ایک ، لھذا کسی کو بھی کسی ایک پر فضلیت نہیں رہتی بادشاہ اوررعایا ، غنی اور فقیر سب ایک ہی پلڑے میں ہوتے ہیں ۔

حقوق اورواجبات میں سب لوگ برابر ہیں اوران کے مابین اس حرمت والے گھر میں کوئی فرق نہیں ان کے رنگوں اورشہریت میں کوئی فرق نہیں رہتا اورنہ ہی کسی کے لیے ان کے مابین فرق کرنا جائز ہے ۔

مشاعر میں ایک جیسے ۔ ۔ شعائر وعلامات میں ایک جیسے ، ان سب کے اھداف بھی ایک اورکام بھی ایک ہی طرح کے ۔

قول میں بھی ایک ہیں : سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اورآدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے ، کسی عربی کو کسی عجمی پر اورنہ ہی کسی گورے کوسیاہ پر فضلیت حاصل ہے ، لیکن تقوی وپرہیزگاری میں ۔

دوملین سے بھی زیادہ مسلمان ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ ایک ہی لباس میں کھڑے ہوتے ہیں ان سب کا ھدف بھی ایک اورایک ہی مقصد ہوتا ہے وہ اپنے رب کوپکار رہے ہوتے ہیں اوراپنے ایک ہی نبی کی اتباع وفرمانبرداری کرتے ہیں ، تواس سے بڑھ کروحت واجتماعیت کیا ہوگی ؟

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالی کی راہ اور مسجد حرام سے روکنے لگے جسے ہم نے تمام لوگوں کے لیے مساوی کردیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے} الحج (25) ۔

7–لباس اور رہائش میں قناعت اختیار کرنے کا درس اور تربیت کہ حاجی نے کپڑے کے دو ٹکڑے زیب تن کیے ہوتے ہیں اور تقریبا سونے کی جگہ پر ہی رہائش اختیار کی ہوتی ہے جو اسے کافی رہتی ہے ۔

8–مسلمانوں کے اس عظیم اجتماع سے کفار اور گمراہ لوگوں کا ڈرنا اور خوفزدہ ہونا ، اگرچہ وہ کئی جگھوں اور ملکوں میں بس رہے ہیں اور مختلف ہیں اس اختلاف کے باوجود صرف ان کا ایک ہی جگہ اور ایک ہی وقت جمع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس کے علاوہ کہیں اور بھی جمع ہوسکتے ہیں ۔

9–مسلمان کے مابین اجتماعیت اور الفت کی اہمیت اجاگر کرنا ، آپ دیکھتے ہیں کہ ہر ایک مسلمان نے علیحدہ علیحدہ سفر کیا اور کسی دور دراز علاقے سے آیا لیکن حج میں اسے آپ ایک گروپ اور مجموعہ میں دیکھیں گے ۔

10–باوثوق ذرائع سے مسلمانوں کے حالات وواقعات کا تعارف ہونا ، وہ اس طرح کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے بلاواسطہ اس کے ملک میں بسنے والے مسلمانوں کے حالات سے واقف ہوتا ہے ۔

11–عام مسلمانوں کے مابین تجربات اور نفع والی اشیاء کا تبادلہ ۔

12–اہل علم اور حل وعقد کا سب ممالک سے آکر ایک جگہ اکٹھے ہونا اور مسلمانوں کے حالات واقعات اور ان کی ضروریات پر غور فکر کرنا اور ان کے تعاون کی اہمیت کا اظہار ۔

13–مشاعر مقدسہ میں وقوف سے اللہ تعالی کی عبادت کا ثبوت کہ جب روئے زمین پر سب سے افضل اور اعلی ترین مقام بیت اللہ کو چھوڑ کر میدان عرفات میں وقوف کرنا یہ صرف اس کی عبادت کے لیے ہی ہے ۔

14–گناہوں کی بخشش : کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جو بھی حج میں فسق وفجور اور غلط باتیں نہ کرے تو وہ حج سے اس طرح واپس آتا ہے کہ اسے آج ہی اس کی ماں نے جنم دیا ہو) ۔

15–گنہگاروں کے لیے امید کا دروازہ کھولنا اور ان مشاعر مقدسہ میں معصیت وگناہ کو چھوڑنے پر ان کی تربیت کرنا ، وہ اس طرح کہ دوران حج اور مشاعرہ مقدسہ میں وہ اپنی بہت ساری غلط عادات سے چھٹکارا حاصل کرلیتے ہیں ۔

16–یہ بیان کرنا کہ دین اسلام نظم وضبط والا دین اور اس میں کوئی بھی چیز نظم کے بغیر نہیں پائی جاتی ، کہ حج کے سارے احکامات اور مناسک اور وقت میں نظم پایا جاتا ہے اور ہر ایک عمل اور کام اپنی جگہ اور اس کے محدود وقت میں کیا جاتا ہے ۔

17–خیر وبھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے کی ترتیب نفس ، اور اس کے ساتھ ساتھ بخل اور حسد سے دوری اختیار کرنے کی تربیت ، کیونکہ حاجی اپنے حج کے لیے بہت ساری رقم سواری پر اور اپنے راستے میں اور مشاعر مقدسہ میں خرچ کرتا ہے ۔

18–اللہ تعالی کی نشانیوں اور شعائر کی تعظیم کرنے کے ساتھ دلوں میں تقوی وپرہیزگاری پیدا کرنا اور دلوں کی اصلاح کرنا ، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کی نشانیوں اور شعائر کی تعظیم کرتا ہے یہ دلوں میں تقوی وپرہیزگاری کی وجہ سے ہے}۔

19– غنی اور مالدار لوگوں کی لباس اور رہائش میں امتیاز ترک کرنے میں تربیت اور انہیں لباس اور مشاعر مقدسہ اور طواف اور سعی اور رمی جمرات میں فقراء مساکین کے مابین برابری، اوران سب اشیاء میں ان کی تواضع وانکساری میں تربیت پائی جاتی ہے اور اس سے دنیا کی حقارت کی معرفت ہوتی ہے ۔

20– حاجی کا ایام حج میں اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری پر ہمیشگی کرنا کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ اور ایک عمل سے دوسرا عمل کرتا ہوا اللہ کی اطاعت کررہا ہے اور یہ سب کچھ ایک سالانہ دورے کی حیثیت رکھتا ہے جو اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری اور اللہ تعالی کے ذکر کا دورہ کہلاتا ہے ۔

21– لوگوں کے ساتھ احسان کرنے کی تربیت نفس ہوتی ہے ، لھذا راہ بھولنے والے شخص کی راہنمائی کی جاتی ہے اور جاہل کو علم سکھایا جاتا ہے ، اور فقیر مسکین کی مدد وتعاون کیا جاتا ہے ، اور عاجز اور کمزور کے ساتھ مل کر کھڑا ہوا جاتا اور اس سے تعاون کیا جاتا ہے ۔

22– اخلاق حسنہ سے مزین ہوا جاتا ہے ، حج میں حلم وبردباری اور مخلوق کی تکلیف پر برداشت کا مادہ پیدا ہوتا ہے ، کیونکہ حاجی کے لیے ازدھام اور جھگڑا وغیرہ جیسے حادثات کا پیش آنا ایک ضروری چیز ہے اور اسے اس پر صبر کرنا کا حکم دیا گیا ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{حج کے مہینے مقرر ہیں لھذا جو بھی ان میں حج کو فرض کرلے تو وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے بچتا رہے}.

23– صبر اور مشقت برداشت کرنے کی تربیت مثلا گرمی برداشت کرنا اور طویل اور لمبا سفر ، اور اپنے اہل وعیال سے دوری اور سخت ازدھام میں مشاعر مقدسہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ۔

24– پہلی غلط قسم کی عادات اور رسم ورواج ختم کرنے کی تربیت ، وہ اس طرح کہ حاجی کو احرام کی حالت میں اپنا سر ننگا رکھنے کا حکم ہے اور وہ لباس نہیں پہن سکتا تو اس طرح اسے وہ کچھ ترک کرنا ہوگا جو اس کی عادت بن چکی تھی اور اسی طرح کھانے پینے اور رہائش میں بھی اسے بہت کچھ ترک کرنا ہوگا ۔

25– صفا مروہ کے مابین سعی کرنے میں اس بات کی یاددھانی ہے کہ جو بھی اللہ تعالی کی اطاعت کرے اور اس پر توکل کرے اور اس کے دین کا التزام کرے تو وہ اسے ضائع نہیں کرے گا بلکہ اس کے درجات بلند کرتا ہے ، دیکھیں یہ ام اسماعیل ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ ھاجر رضی اللہ تعالی عنہا ہیں انہوں نے جب ابراہیم علیہ السلام کو یہ کہا کہ کیا آپ کو اللہ تعالی نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے ؟ تو انہوں نے جواب میں کہا جی ہاں ، ھاجر کہنے لگیں پھر اللہ تعالی ہمیں ضائع نہیں کرے گا ۔

26– اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہ ہونے کی تربیت نفس : کہ جتنی بھی سختی اور شدید مشکلات کا سامنا ہو اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی ہی ان مشکلات سے نکالنے والا اور اس کے ہاتھ میں ہی آسانی پیدا کرنا ہے ، دیکھیں یہ ام اسماعیل رضی اللہ تعالی ہیں ان کا بچہ ہلاک ہونے کے قریب پہنچ چکا ہے اور وہ اس مشکل سے نکلنے اور آسانی کو تلاش کرنے کے لیے ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑي پر بھاگ رہیں ہیں ، تو پھر اس مشکل سے نجات بھی ایسے آئی کہ ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا ۔

جب ایک فرشتہ آیا اور زمین پر پاؤں مار کر زمزم کا چشمہ نکالا جس میں دلوں اور جسموں کی بیماریوں کا علاج ہے ۔

27– ان مشاعر مقدسہ میں حاجی اللہ تعالی کی میزبانی سے شرفیاب ہوتے اور اسے یاد کرتے ہیں ، کیونکہ یہ اجتماع نہ تو کسی حکومت اور نہ ہی کسی کمیٹی اور کسی بادشاہ اور صدر کی دعوت پر بلایا گیا ہے بلکہ اس کی دعوت تو اللہ رب العالمین نے دی ہے ، اور اسے ایسا اجتماع اور مقام بنایا ہے کہ جس میں سب مسلمان ایک دوسرے کو برابری اور مساوات سے ملتے ہیں ، جس میں

کسی ایک کو بھی کسی دوسرے پر فضیلت نہیں ہوتی ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو، لوگ تیرے پاس پاپیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے}.الحج (27) ۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالی نے ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مسافروں میں سے اللہ تعالی کی طرف جانے والے تین قسم کے لوگ ہیں ، غازي ، حاجي اور عمرہ کرنے والا) دیکھیں سنن نسائی حدیث نمبر (2578) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح سنن نسائی (2462) میں صحیح قرار دیا ہے ۔

28– مومنوں سے دوستی اور محبت : اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کے عین مطابق ہے :

(بیشک تمہارا خون اور تمہاری عزتیں اور تمہارے مال ودولت تم پر اس حرمت والے دن اور اس حرمت والے مہینہ اور اس حرمت والے شہر کی طرح حرام ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (65) صحیح مسلم حدیث نمبر (3180) ۔

29– موسم حج میں مکمل طور پر مشرکوں اور کفار سے علیحدگی ہوتی ہے اور انہیں کسی بھی طریقہ سے اس اجتماع میں حاضر ہونے سے منع کیا گیا ہے ، اور اس کے ساتھ ساتھ حرم کی حدود میں بھی ان کا داخلہ ہر وقت اور کسی بھی مقصد کے لیے ممنوع ہے اور انہیں داخل ہونے کی اجازت نہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو! بے شک مشرک بالکل ناپاک اور نجس ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں ، اگر تمہیں مفلسی اور غریب ہونے کا خدشہ ہے تو اللہ تعالی اگر چاہے تو تمہیں اپنے فضل سے دولتمند کردے گا ، بیشک اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے}.التوبۃ (28) ۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس حج میں مجھے بھی ان اعلان کرنے والوں میں بھیجا جو یوم النحر (یعنی دس ذوالحجہ) کو منی میں یہ اعلان کررہے تھے :

اس سال کے بعد کوئی بھی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے ۔

اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھنے والا ہے ، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے ۔ .